سوال

(281) باپردہ عورت کا مسجد میں نماز ادا کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا کسی نوجوان باپردہ خاتون کے لیے، جو شرعی لباس کی بھی پابند ہو اور چہرے اور ہاتھوں کے علاوہ اپنا سارا جسم ڈھانپتی ہو، اس بات کی اجازت ہے کہ اپنی سب نمازیں مسجد میں جا کر ادا کرے، اور کیا ضروری ہے کہ وہ ہمیشہ اپنے شوہر کے ساتھ ہی جایا کرے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

عورت کے لیے اس میں کوئی حرج کی بات نہیں ہے کہ وہ مسجد میں جا کر نماز پڑھے بشرطیکہ شرعی تقاضوں کے مطابق پردہ کرتی ہو، اپنے چہرے اور ہاتھوں کو بھی ڈھانپتی ہو، خوشبو نہ لگائے اور زینت کا اظہار نہ کرے۔ کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے ''اللہ کی بندیوں کو اللہ کی مسجدوں سے مت روکو۔'' (صحیح بخاری، کتاب الجمعة، باب هل علی من لم یشهد الجمعة غسل، حدیث: 900۔ صحیح مسلم، کتاب الصلاة، باب خروج النساء الی المساجد، حدیث: 442۔ سنن ابی داود، کتاب الصلاة، باب ما جاء فی خروج النساء الی المساجد، حدیث: 567، مسند احمد بن حنبل: 76،77/2) تاہم خاتون کے لیے اس کا گھر سب سے بہتر ہے۔ کیونکہ اس حدیث کے آخر میں یہ ارشاد موجود ہے: بیوتهن خیر لهن (اور ان کے لیے ان کے گھر ہی بہتر ہیں)[1]

---

[1] گھر سے باہر قریب کی مسافت تک کے لیے جیسے کہ مسجد ہے یا عزیزوں ہمسایوں کے گھر ہوتے ہیں، اگر راستہ پُرامن ہو تو کسی محرم کو ساتھ لے جانا واجب نہیں ہے، تاہم احتیاط اور ادب کے پہلو سے اگر کوئی محرم ساتھ ہو تو بہت بہتر ہے۔ جیسے کہ ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اہلیہ سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کو ان کے گھر چھوڑنے کے لیے گئے تھے، جبکہ آپ مسجد میں اعتکاف کیے ہوئے تھے (س ع)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

احکام و مسائل، خواتین کا انسائیکلوپیڈیا

صفحہ نمبر 248

محدث فتویٰ